کلمہ حق

# پچاس سالہ تقریبات اور ہمارا قومی طرز عمل

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام کی پچاس سالہ تقریبات کے موقع پر ۲۳ مارچ ۹۷ء کو اسلام آباد میں مسلم سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر کی مسلم حکومتوں کے سربراہوں اور ان کے نمائندوں نے شریک ہو کر عالم اسلام کے مسائل پر گفتگو کی اور پاکستانی قوم کو پچاس سالہ قومی زندگی مکمل ہونے پر مبارک باد دی۔ آزادی وطن کے حوالہ سے پچاس سالہ تقریبات کا اہتمام بھارت میں بھی ہو رہا ہے جبکہ بنگلہ دیش نے انہی دنوں اپنے قیام کی پچیس سالہ تقریبات منائی ہیں۔

پاکستان کے قیام کو پچاس سال مکمل ہونے پر ملک بھر میں ہر سطح پر تقریبات کا اہتمام ہو رہا ہے اور مجالس مذاکرہ سے لے کر راگ و رنگ کی محفلوں تک کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے لیکن کا باشعور اور سنجیدہ شہری اس سوچ میں گم ہے کہ قیام پاکستان کے مقاصد کے حوالہ سے ہم نے ان پچاس سالوں میں کیا پیش رفت کی ہے؟ اور تقریبات کا اہتمام کرنے والوں کا دھیان اس طرف کیوں نہیں جا رہا؟ برصغیر کی تقسیم اور مسلمانوں کے الگ ملک کے عنوان سے قیام پاکستان کا بنیادی مقصد اسلامی تہذیب کا جداگانہ احیاء اور اسلامی معاشرہ کا قیام تھا جس کے لیے پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگایا گیا اور اس نعرے کی گونج میں لاکھوں مسلمانوں نے تحریک پاکستان کو اپنے خون کا نذرانہ پیش کر دیا لیکن نصف صدی کے دوران اسلامی تہذیب کے احیاء اور لا الٰہ الا اللہ کی حکمرانی قائم کرنے کی طرف کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی حتیٰ کہ ابھی تک ہم اصولی اور دستوری طور پر قرآن و سنت کی غیر مشروط بالادستی اور اللہ تعالیٰ کی غیر مشروط حاکمیت اعلیٰ قبول کرنے کے لیے (نعوذ باللہ) تیار نہیں ہوئے اور یہ دونوں بنیادی امور ہمارے ہاں دستور کی زبان میں جمہوری عمل اور جمہوری اداروں کی مرضی کے ساتھ مشروط ہیں کہ رائے عامہ اور اس کے نمائندہ جمہوری ادارے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور قرآن و سنت کی بالادستی کے جس پہلو کو قبول کر لیں وہ ملک میں دستور و قانون کا درجہ پا لیتا ہے اور جسے پارلیمنٹ میں ۵۱ فی صد رائے حاصل نہ ہو سکے وہ قرآن و سنت میں موجود ہوتے ہوئے بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور و قانون میں جگہ نہیں پا سکتا۔ گویا اسلامی نظام کے نفاذ کے حوالہ سے ہم پچاس سال بعد بھی تذبذب اور بے یقینی کے اسی دوراہے پر کھڑے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی غیر

مشروط حاکمیت اور قرآن وسنت کی غیر مشروط بالادستی (نعوذ باللہ) قبول کرنا بھی ہے یا نہیں۔

دوسری طرف ملک میں وہ عناصر بھی موجود ہیں جن کا کہنا یہ ہے کہ قیام پاکستان کا مقصد اسلامی نظام کا نفاذ نہیں بلکہ مسلمانوں کی معاشی آزادی اور انہیں ہندو کی اقتصادی بالادستی سے نجات دلانا تھا جبکہ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ صرف مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے لگایا گیا تھا۔

اس نقطہ نظر سے بھی پچاس سالہ تاریخ کا جائزہ لے لیا جائے تو ہم نے نصف صدی میں کوئی معرکہ سر نہیں کیا بلکہ ہندو کی معاشی بالادستی کے سایے سے نکل کر ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی معاشی بالادستی کا شکار ہو گئے ہیں اور اب بھارت کے ساتھ آزاد تجارت کے نعرہ کے ساتھ ایک بار پھر ہندو کی معاشی بالادستی کی آغوش میں جانے کی تیاری کر رہے ہیں اور ستم کی بات یہ ہے کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی معاشی بالادستی کو سایہ رحمت قرار دینے اور بھارت کے ساتھ آزاد تجارت کی صورت میں ہندو کی معاشی بالادستی کی طرف واپسی کی راہ ہموار کرنے میں وہی لوگ پیش پیش ہیں جنہیں اسلام' قیام پاکستان کے مقصد کے طور پر ہضم نہیں ہو رہا اور وہ مسلمانوں کی معاشی آزادی اور خود مختاری کو ہی قیام پاکستان کا واحد مقصد قرار دینے میں اب تک عافیت محسوس کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان حالات میں نئی نسل پریشان ہے اور اس کے ذہن پر بے یقینی اور تذبذب کے سائے گہرے ہوتے جا رہے ہیں جن سے اسے نجات دلانا دانش وروں کی ذمہ داری ہے ورنہ ذہنی طور پر منتشر اور پراگندہ نسل سے ملک کے بہتر مستقبل کی امید کرنا خود فریبی کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔

اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے ملک بھر کے اہل علم ودانش اور دینی وفکری جرائد سے گزارش کی تھی کہ وہ نئی نسل کو آزادی کی جدوجہد کے مختلف مراحل' آزادی کے لیے اپنے بزرگوں کی خدمات اور قیام پاکستان کے نظریاتی وتہذیبی مقاصد سے روشناس کرانے کا اہتمام کریں تاکہ اس کی ذہنی پراگندگی میں کچھ کمی ہو اور وہ اپنے بزرگوں کی عظیم قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے یقین اور حوصلہ کے ساتھ آگے بڑھ سکے۔ خدا کرے کہ ملک کے اہل علم ودانش ہماری اس استدعا کی اہمیت کا احساس کر سکیں۔

اس پس منظر میں سہ ماہی الشریعہ کی اس سال کی تین اشاعتوں کو پچاس سالہ تقریبات کے لیے مخصوص کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے تحت زیر نظر شمارہ میں برصغیر پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضہ اور اس کی معاشی لوٹ مار کے علاوہ اس کے دور میں ابھرنے والی مزاحمتی تحریکوں کے بارے میں ممتاز اہل قلم کی نگارشات پیش کی جا رہی ہیں جبکہ جولائی کا شمارہ "تحریک آزادی میں علماء حق کا کردار" اور اکتوبر کا شمارہ "تحریک پاکستان میں علماء حق کا کردار" کے عنوانات پر پیش کیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ

زیر نظر شمارے میں آپ کے سامنے آنے والی تحریریں نئی نہیں ہیں بلکہ ان میں بیشتر پہلے

چھپ چکی ہیں لیکن موضوع کی مناسبت سے ہم نے ان کا انتخاب کیا ہے اور انھیں اس ترتیب کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ قارئین برصغیر پاک وہند وبنگلہ دیش پر فرنگی استعمار کے تسلط کے مقاصد اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی تباہ کاریوں سے واقف ہو سکیں اور اس کے ساتھ ان لوگوں کی جدوجہد سے بھی آگاہ ہوں جو اس سیلاب کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہے ہیں جنھوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر اس خطہ کے باشندوں کو فرنگی حکمرانوں کی غلامی سے بچانے کی جدوجہد کی ہے۔

آج ورلڈ بینک' آئی ایم ایف اور دیگر عالمی مالیاتی ادارے جس طرح پاکستان کی معیشت کو اپنے کنٹرول میں لینے کے لیے بتدریج آگے بڑھ رہے ہیں' اس کے پیش نظر بھی "ایسٹ انڈیا کمپنی" کے کردار کو اجاگر کرنے اور نئی نسل کو اس سے متعارف کرانے کی ضرورت ہے تا کہ اس بات کا تجزیہ کیا جاسکے کہ مغربی قزاقوں نے ان دو صدیوں کے دوران اپنے طریق واردات میں کیا تبدیلیاں کی ہیں اور پرانے شکاری کون سے نئے جال کے ساتھ اپنے شکار پر حملہ آور ہو رہے ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ قارئین اس پروگرام کو پسند کریں گے اور صرف پسندیدگی پر اکتفا کرنے کی بجائے اسے کامیاب بنانے اور اس کی افادیت کے دائرہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے میں تعاون بھی فرمائیں گے۔

---

## سہ ماہی تحریک آزادی خط وکتابت کورس

الشریعہ اکیڈمی (پوسٹ بکس ۳۳۱) مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ کی طرف سے تحریک آزادی پر سہ ماہی خط وکتابت کورس کا آغاز مارچ ۹۷ء کے دوران کیا گیا ہے جو تحریک آزادی اور تحریک پاکستان میں دینی حلقوں کے کردار کے بارے میں بارہ (۱۲) معلوماتی لیکچروں پر مشتمل ہوگا۔ یہ لیکچر بذریعہ ڈاک ارسال کیے جائیں گے۔ کورس مکمل ہونے پر بذریعہ ڈاک امتحانی سوالنامہ بھجوایا جائے گا اور امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والوں کو سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے گا۔ کورس میں شرکت کی فیس مبلغ یک صد روپیہ (۱۰۰) ہے۔

منجانب: الشریعہ اکیڈمی پوسٹ بکس ۳۳۱ مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

فون وفیکس ۲۱۹۶۹۳ --- ۰۴۳۱